انصاف کے تقاضے پورے کرنے سے ہی دنیا میں صلح اور سلامتی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے

دین حق ہر قوم سے صلح اور آشتی کے تعلقات قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے

مذہب دل کا معاملہ ہے اور اللہ تعالیٰ سب کو مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا حق دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جون 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 جون 2007ء کو بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے سے ہی دنیا میں صلح اور سلامتی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے اور اس کی بنیاد تقویٰ پر منحصر ہے۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ دین حق ہر قوم سے صلح اور آشتی کے تعلقات قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے سوائے ان کے جو براہ راست جنگوں کو مومنوں پر ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا کہ دین میں قتال کی اجازت دنیا کے امن وسلامتی کیلئے تھی نہ کہ فتنہ وفساد پیدا کرنے کیلئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں حکم ہے کہ ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے انہیں قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا پھر بوجہ اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے' ان کو ان کے گھروں سے نکالا گیا۔ پس یہ اصولی حکم آ گیا کہ جب کوئی قوم دوسری قوم کے ظلموں کا تختہ مشق بنی رہے تو یہ اجازت دی جاتی ہے کہ ظلم کے خاتمے کیلئے وہ بھی جنگ کرے۔ دین حق مذہب کے نام پر کسی سے سختی نہیں کرتا اور نہ کسی کو زبردستی اپنے مذہب میں شامل کیا اور نہ اس کا حکم دیا۔ مذہب ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے اس لئے ہر ایک اپنی زندگی اس کے مطابق گزارنے کا حق رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جنہیں ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' نیک باتوں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور یہ دینی حکومت چلانے کے اسلوب اس وقت آئیں گے اور شہریوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق تب ملے گی جب یہ بات ہر وقت پیش نظر ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر وقت مجھے دیکھ رہی ہے۔ پس ایک مومن کو طاقت اور امن وسلامتی مل جانے کے بعد حقیقی عبادت گزار بننا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنگ کی جو اجازت دی گئی ہے اس کے باوجود اس کی حدیں مقرر کی گئی۔ فرماتا ہے کہ اپنی جنگ کو اس حد تک محدود رکھو کہ جہاں صرف ظلم رک جائے۔ کسی بھی قسم کی زیادتی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ فرمایا کہ یہ ہے عدل وانصاف پر مبنی دین کی سلامتی کی تعلیم کہ جنگ کی اجازت صرف اس صورت میں ہے کہ جنگ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو یعنی ان لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ کی عبادت سے روکتے ہیں، جو ظلم کرتے ہیں اور ظلم وتعدّی میں حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے عبادت گاہوں کے قریب جنگ سے منع کیا سوائے اس کے کہ دشمن مجبور کرے کجا یہ کہ ان عبادت گاہوں کو گرایا جائے۔ اس لئے آنحضرتؐ نے اپنے لشکروں کو ہمیشہ یہ ہدایت فرمائی کہ معبدوں اور گرجوں کی حفاظت کرنی ہے' ان کو نقصان نہیں پہنچانا اور مسجد حرام کے اردگرد تو جنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تو اللہ کا گھر ہے جو امن وسلامتی کے ساتھ تمام دنیا کے لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر کے امت واحدہ بنانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جنگ کی اجازت دینے کا مقصد دنیا کے فساد کو دور کرنا ہے اس لئے فرمایا کہ جب فتنہ وفساد ختم ہو جائے اور دشمن جنگ سے باز آ جائے تو پھر ایک مومن کی طرف سے کسی قسم کی زیادتی سرزد نہیں ہونی چاہئے۔ جب مذہبی آزادی قائم ہوگی تو پھر سیاسی مقاصد کیلئے جنگوں کا کوئی جواز نہیں۔ پس یہ ہے دینی تعلیم۔ اگر دین کا مقصد صرف طاقت کے زور سے دین حق کو پھیلانا ہوتا تو یہ حکم نہ ہوتا کہ اگر وہ باز آ جائیں تو پھر ان پر کسی قسم کی گرفت نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کسی بھی قوم سے اچھے تعلقات کیلئے اس کے سفیروں سے حسن سلوک انتہائی ضروری ہے۔ آپؐ کا حکم تھا کہ غیر ملکی سفیروں سے خاص سلوک کرنا ہے' ان کا ادب واحترام کرنا ہے۔ پھر فرمایا کہ امن قائم کرنے کیلئے اگر جنگی قیدیوں کے ساتھ کوئی مومن زیادتی کا مرتکب ہو تو اس قیدی کو بلا معاوضہ آزاد کر دو۔ تو یہ احکام ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ دین کی جنگیں برائے جنگ نہ تھیں بلکہ دین اور اللہ تعالیٰ کیلئے تھیں' آزادی ضمیر اور مذہب کیلئے تھیں اور دنیا کو امن وسلامتی دینے والی تھیں۔ تو یہ ہے دین کی خوبصورت تعلیم جو ہر پہلو سے ہر طبقے پر سلامتی بکھیرنے والی ہے، ہر ایک کو آزادی دلانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ خدا تعالیٰ کی اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے دین حق کی روشن اور حسین تعلیم سے دنیا کو روشناس کروائیں۔ حضور انور نے خطبہ ثانیہ میں دو مخلصین مکرم عبدالسلام میڈسن آف ڈنمارک اور مکرم صالح جابی صاحب آف سینیگال کی وفات پر ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا۔